السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی کتاب "زادالداعیۃ الی اللہ عزوجل' میں لکھا ہے کہ ''فرقہ بندی اورگروہ بندی سے اسلام اور مسلمان کے دشمن کے سوااورکسی کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوسکتی'' جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے'' تواس اختلاف سے جورحمت ہے کیا مراد ہے اورآپ نے اپنی کتاب میں جس تفرقہ بازی کی طرف اشارہ کیا ہے'اس سے کیا مقصود ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث جس کا سائل نے ذکر کای ہے ضعیف ہے ۔ صحیح سند سے یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ... ﴿١١٩﴾... سورۃ ھود

''اوروہ ہمیشہ (باہم) اختلاف کرتے رہیں گے سوائے ان لوگوں کے جن پر رحم کیا آپ کے رب نے اوراسی لیے اس نے پیدا کیاان کو۔''

اللہ تعالیٰ نے اختلاف کوان لوگوں کی صفت قراردیا ہے جن پر وہ رحم نہیں فرماتا 'لہذاامت کواختلاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کیر حمت یہ ہے کہ اختلاف نہ کرے ۔ میرے کہنے کا یہ مقصد نہیں کہ اقوال مختلف نہ ہوں کیونکہ اقوال تو مختلف ہوتے ہیں 'بلکہ میرے کہنے کا مقصدیہ ہے کہ دلوں میں اختلاف نہ ہو۔

اگریہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یہ حدیث صحیح یا حجت ہے تواس کے معنی یہ ہوں گے کہ امت کی آراء میں جواختلاف ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت داخل ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ مجتہدین پر رحم فرمائے گا خواہ اجتہاد میں ان کے مابین اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔یعنی اگر مجتہداجتہاد سے کام لے اوراس کا اجتہاد غلط بھی ہو تواللہ تعالیٰ اسے سزا نہیں دے گا جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

اذاحکم الحاکم فاجتھد ثم اصاب فلہ اجران واذاحکم فاجتھد 'ثم اخطا فلہ اجر)) (صحيح البخاري الاعتصام بالكتاب والسنة 'باب اجرالحاکم اذااجتھد فاصاب اواخطا' ح :۷۳۵۲ وصحيح مسلم' الاقضية' باب بيان اجرالحاكم اذااجتهد فاصاب او)) اخطا' ح :۱۷۱۶)

''جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اوراجتہاد سے کام لے اوراس کا اجتہاددرست ہو تواس کے لیے دواجر ہیں اورجب وہ کوئی فیصلہ کرے اوراجتہاد سے کام لے اوراس کا اجتہاد غلط ہو توپھر بھی اس کے لیے ایک اجر ہے ۔''

اگریہ حدیث صحیح ہوتواس کے معنی یہ ہیں کہ ورنہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اوریہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے 'لہذا "زادالداعیۃ" میں جوکچھ ذکر کیا (لکھا) گیا ہے اس میں اور صحیح حدیث میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص293

محدث فتویٰ